سلطان المحققین، مخدوم جہاں حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ

کی حیات و خدمات پر مشتمل حسین و بہترین گل دستہ بنام

تذکرہ مخدومِ جہاں

مصنف:

مولانا ناصر منیری

بانی وصدر: منیری فاؤنڈیشن، دہلی

بانی وسربراہ: جامعہ منیریہ، دہلی

ناشر:

منیری پبلی کیشن، دہلی

Cell: +91-9654812767, Email: nasirmaneri92@gmail.com

نام کتاب : **تذکرہ مخدوم جہاں**
(حضرت مخدوم یحییٰ منیری کی حیات وخدمات کا تذکرہ)

مصنف : **مولانا ناصرؔ منیری**

پروف ریڈنگ: منیری

کمپوزنگ : منیری کمپیوٹر سینٹر، تغلق آباد، نئی دہلی

اشاعت : شوال المکرم 1434ھ

صفحات : 40

ناشر : **منیری پبلی کیشن** تغلق آباد (نئی دہلی)

Book : Tazkira Makhdoom E Jahan (Hazrat Makhdoom Yahya Maneri Ki Hayat O Khidmaat Ka Tazkira)

Author : Maulana Nasir Maneri

Founder,Chairman: Maneri Foundation

Founder, President: Jamia Maneria

Publisher: Maneri Publication New Delhi

Cell: +91-9654812767, Email: nasirmaneri92@gmail.com

ابتدائیہ

ہندستان کے تاریخی و مذہبی مقامات میں صوبہ بہار کا قدیم قصبہ "منیر شریف" خاص اہمیت کا حامل ہے، جو پٹنہ سے 28 کلو میٹر پچھم دریائے گنگا اور سون کے سنگم پر صدیوں سے آباد ہے۔ یہ شہر عہد وسطیٰ میں بھی خصوصی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اسے بہار میں اولیا و مشائخ کا اولین مرکز ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عہد قدیم میں یہ شہر علم و ادب کا مرکز تھا۔ زبان سنسکرت کے قواعد کے واضع "پانی نی" کی پیدائش اور تعلیم و تربیت یہیں ہوئی۔(1)

اس شہر کی بنیاد فیروز رائے (ولد کیشور راج ولد مہراج ولد کشن ولد پورب ولد ہند بن حام بن حضرت نوح علیہ السلام) نے ڈالی تھی۔(2)

بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے یہ جگہ خوب صورت اور آب وہوا کے اعتبار سے صحت بخش اور پر فضا ہے۔

چھٹی صدی ہجری میں حضرت تاج فقیہ ہاشمی علیہ الرحمہ جو ایک جلیل القدر بزرگ تھے، 570ھ میں بیت المقدس سے اس دیار میں تشریف لائے اور شمع اسلام روشن فرمائی، جس کی ضیا نے پورے صوبے کو منور کیا۔ آپ کے پوتے مخدوم منیری حضرت کمال الدین یحییٰ منیری (570ھ/1147ء– 690ھ/1291ء)، خواہر زادۂ غوث اعظم حضرت خطیر الدین ابدال منیری، برادر مصنف ہدایہ حضرت علامہ رکن الدین مرغینانی (م:669ھ) اور جلیل القدر یمنی بزرگ حضرت مومن عارف یمنی منیری علیہم الرحمہ کی درگاہیں اسی شہر میں ہیں۔ علاوہ ازیں مخدوم دیوان دولت منیری علیہ الرحمہ (898ھ/1492ء– 1017ھ/1608ء) کا تاریخی مقبرہ بھی یہیں ہے، جسے آپ کے مرید اور شہنشاہ ہند سلطان اورنگ زیب محی الدین عالم گیر علیہ الرحمہ (1027ھ/1618ء– 1118ھ/1707ء) کے گورنر

ابراہیم خاں کاں کر(م: 1208ھ) نے اپنے مرشد بر حق کی عقیدت میں تعمیر کروایا تھا، جو مشرقی ہندستان میں بے نظیر اور مغل فن تعمیر کا اعلیٰ شاہ کار ہے۔

اسی تاریخی و مذہبی شہر میں ساتویں صدی ہجری میں ایک ایسی شخصیت کی ولادت ہوئی جس پر زمانے کو ناز ہے، جسے دنیا سلطان المحققین مخدوم جہاں حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ القوی کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت شہنشاہ ہندستان سلطان ناصر الدین بن شمس الدین التمش کے زمانے میں 29 شعبان المعظم 661ھ/اگست 1263ء میں ہوئی۔ جس حجرے میں اور جس تخت پر آپ تولد ہوئے وہ آج بھی منیر شریف میں موجود ہے اور منبع فیوض و برکات ہے۔

آپ کی ولادت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کے عاشق و ترجمان ڈاکٹر پاؤل جیکسن(Dr. Paul Jackson) نے یوں لکھا ہے:

He (Makhdoom e Jahan) was born in Maner a Town about twenty miles of Patna in Bihar on August 1263. (3)

ترجمہ: آپ (مخدوم جہاں) اگست 1263ء میں پٹنہ سے تقریباً 20 میل پچھم بہار کے ایک قصبہ "منیر" میں پیدا ہوئے۔

نام و نسب

آپ کا اسم گرامی شرف الدین احمد ہے منیر شریف کی جانب نسبت کرتے ہوئے آپ کو "منیری" کہا جاتا ہے۔ آپ کا پدری نسب رسول اعظم ﷺ کے عم محترم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، اور مادری سلسلہ

شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کا پدری نسب نامہ درج ذیل ہے:

شرف الدین بن کمال الدین بن مخدوم اسرائیل بن امام تاج فقیہ بن ابو بکر بن ابوالفتح بن ابوالقاسم بن ابو دہر بن ابواللیث بن ابو سہمہ بن ابو دین بن ابو مسعود بن ابوذر بن حضرت زبیر رضی اللہ عنہم۔ (4)

مادری سلسلۂ نسب یہ ہے:

بی بی رضیہ بنت شہاب الدین پیر جگ جوت سہروردی عظیم آبادی بن محمد سلطان بن محمد تاج بن سلطان احمد بن سلطان ناصر الدین بن سلطان یوسف بن سلطان حسن بن سلطان قاسم بن سلطان موسیٰ بن سلطان حمزہ بن داؤد بن رکن الدین بن قطب الدین بن اسحاق بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام حسین رضی اللہ عنہم۔ (5)

پاؤل جیکسن نے لکھا ہے:

The full name of saint (Makhdoom e Jahan) is Sharfuddin ibn Yahya Maneri. (6)

ترجمہ: حضرت مخدوم جہاں کا پورا نام شرف الدین ابن یحیی منیری ہے۔

القاب

آپ کے القاب سلطان المحققین، قدوۃ العارفین، حجۃ اللہ فی الارضین، شیخ الاسلام والمسلمین، مخدوم جہاں، قطب زماں، مخدوم الملک، مرشد الملک، شرف الحق اور شرف الملت وغیرہ ہیں۔ (7) ان میں مخدوم الملک کا تذکرہ پاؤل جیکسن نے بھی کیا ہے۔ چناں چہ انھوں نے لکھا ہے:

He (Makhdoom e Jahan) later became known as Makhdoom ul Mulk.(8)

ترجمہ: بعد میں آپ (مخدوم جہاں) کو مخدوم الملک کے لقب سے جانا گیا۔

خاندانی پس منظر

آپ کے جد اعلیٰ حضرت تاج فقیہ ہاشمی علیہ الرحمہ بیت المقدس کے محلہ قدس خلیل الرحمن (Heborn) سے بشارت نبوی ﷺ کے مطابق خواہر زادۂ غوث اعظم مخدوم خطیر الدین ابدال منیری (مدفون منیر شریف)، سالار لشکر مخدوم علم بردار ربانی (مدفون مہداواں، منیر شریف)، مخدوم تاج الدین، میر جعفر، میر مظفر، میر علی ترک اور ان جیسے متعدد بزرگان دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہم راہ عازم ہند ہوئے اور بتاریخ 27 رجب المرجب 576ھ بروز جمعہ منیر شریف کے ظالم راجا کے ظلم و ستم سے عاجز آکر اس پر فوج کشی کی، اور اسے شکست فاش دے کر اطراف و اکناف میں حق و صداقت، رشد و ہدایت اور عدل و انصاف کی پر بہار فضا قائم کی۔ اس معرکۂ حق

و باطل میں کثیر تعداد میں مجاہدین اسلام جاں بحق بھی ہوئے، جن کی آخری خواب گاہیں منیر شریف میں بہ کثرت موجود ہیں۔ حضرت تاج فقیہ نے منیر شریف میں چند دن اقامت فرما کر صوبۂ بہار کی سب سے پہلی خانقاہ کی بنیاد ڈالی اور اپنے فرزندوں کو مفتوحہ علاقہ سپرد کیا،اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تلقین فرما کر مدینہ منورہ چلے گئے۔

بڑے شہزادے مخدوم اسرائیل ہاشمی نے آپ کی مسند سجادگی کو زینت بخشی اور چھوٹے بھائی عبد العزیز ہاشمی کو والد ماجد کے حکم کے مطابق اپنے پاس رکھا۔ جب کہ منجھلے بھائی اسماعیل ہاشمی نے شمالی بہار کو رشد و ہدایت کا مرکز بنزیز۔ چناں چہ شمالی بہار مین آپ ہی کی اولاد آباد ہیں اور آپ ہی ان کے مورث اعلیٰ ہیں۔

مخدوم اسرائیل ہاشمی کے بعد آپ کے صاحب زادے مخدوم منیری حضرت کمال الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ القوی آپ کے جانشیں ہوئے۔ آپ نے اپنے جد اعلیٰ کا مفتوحہ علاقہ بخت یار خلجی کے سپرد کیا اور پوری زندگی

عبادت وریاضت، تبلیغ واشاعت اور رشد وہدایت کے لیے وقف کر دی۔ آپ کا رشتۂ مناکحت آپ کے مرشد گرامی مخدوم شہاب الدین پیر جگ جوت سہروردی عظیم آبادی (539ھ/1124ء – 632ھ/1234ء) کی بڑی شہزادی بی بی رضیہ سے ہوا۔ اسی پاک باز خاتون کے بطن سے بیش بہا مرجان اور گراں قدر گوہر نایاب عالم وجود میں آیا، جس پر انسانیت اور روحانیت کو فخر ہے۔(9)

تعلیم وتربیت

آپ مادرزاد ولی تھے، عہد طفلی ہی سے محیر العقول کرامات ظہور پذیر ہونے لگی تھیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کے دست مقدس سے جھولا جھولنے کا شرف حاصل تھا۔ پھر بھی آپ کے بزرگوں نے آپ کو ظاہری علوم وفنون سے آراستہ وپیراستہ کرنا ناگذیر سمجھا، چناں چہ متوسطات تک کی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت مخدوم کمال الدین یحییٰ منیری علیہ الرحمہ اور برادر صاحب ہدایہ

علامہ رکن الدین مرغینانی منیری (مدفون قاضی محلہ منیر شریف) سے منیر شریف میں رہ کر حاصل کی۔ اسی دوران علامہ شرف الدین ابوتوامہ بخاری علیہ الرحمہ دہلی سے سنار گاؤں (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) جاتے ہوئے آپ کے پدر بزرگ وار کی شہرت و ولایت سے متاثر ہو کر منیر شریف میں اقامت فرما کر ملاقی ہوئے۔ وہیں حضرت مخدوم جہاں سے ملاقات ہو گئی، آپ نے اپنی بصیرت علمی سے پہچان لیا کہ فرزند ارجمند منبع فیوض و برکات اور مرکز خواص ہو گا۔ چناں چہ آپ کے والدین کریمین کی اجازت سے مزید تحصیل علم کے لیے اپنے ساتھ سنار گاؤں لے گئے اور اپنی خانقاہ و درس گاہ میں مسلسل بائیس (22) سال رکھ کر تمام مروجہ علوم و فنون سے مزین فرمایا۔(10)

اس کا تذکرہ پاؤل جیکسن نے یوں کیا ہے:

He (Makhdoom e Jahan) attended a local mosque-school for his yearly education. He then accompanied a noted

Delhi traditionist (Allama) Abu Tawwama al-Hanbali (Bukhari) to Sonargaon, near modern day Dacca in Bangladesh. Where he remands for some time and received a through education in all the standard branches of Islamic learning current at the time.(11)

ترجمہ: آپ (مخدوم جہاں) نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے مدرسے میں حاصل کی۔اس کے بعد سونارگاؤں (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے علامہ ابو توامہ حنبلی بخاری کی صحبت اختیار کی، جہاں آپ کچھ دن رہے اور اس وقت کے مشائخ عظام سے تعلیم حاصل کی۔

عقد مناکحت

دور طالب علمی ہی میں آپ کے استاذ و مربی علامہ ابو توامہ بخاری نے اپنی دختر نیک اختر سے نکاح کا بہ اندازۂ محبت اظہار فرمایا۔اولاً تو آپ نے تامل کیا، لیکن بعد میں راضی ہو گئے۔ وہیں آپ کو ایک سعادت مند بیٹے کی دولت نصیب ہوئی، جنھیں مخدوم ذکی الدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔(12)

پاؤل جیکسن نے لکھا ہے:

He also married the doughter of his mentor and had one son.(13)

ترجمہ: آپ کی شدی آپ کے استاذ ہی کی صاحب زادی سے ہوئی، جن کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔

تعلیمی انہماک

آپ تحصیل علم کے دوران گھر سے آئے تمام خطوط و مکتوب بغیر پڑھے ایک خریطے میں اس خیال سے ڈالتے جاتے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جس کے سبب حصول علم میں خلل واقع ہو۔ تعلیم سے مکمل فراغت کے بعد جب آپ نے پہلا خط پڑھا تو اس میں آپ کے والد ماجد کے وصال کی خبر تھی۔ فوراً اپنے صاحب زادے کو لے کر 690ھ میں منیر شریف میں پہنچے اور والدہ ماجدہ کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔(14)

بیعت و خلافت

حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی دہلوی علیہ الرحمہ (متوفی:490ھ، مدفون: قریب بہ حوض شمسی، پرانی بستی، مہرولی شریف، دہلی) سے آپ کو بیعت و خلافت حاصل ہے۔ چناں چہ آپ کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے:

آپ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر پیر و مرشد کی تلاش میں اولیا و مشائخ کی آماج گاہ دہلی نکلے۔ اس مبارک سفر میں آپ کے برادر کبیر مخدوم جلیل الدین منیری بھی آپ کے ہم رکاب تھے۔ دہلی اور اس کے اطراف و جوانب میں مقیم مشائخ عظام سے فرداً فرداً ملاقات کی اور کہا: "شیخے این ست من ہم شیخم" (اگر یہ شیخ ہیں تو میں بھی شیخ ہوں) حتیٰ کہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا دہلوی علیہ الرحمہ (636ھ – 725ء) سے بھی ملاقات کی۔ محبوب الٰہی نے فرمایا: "سیمرغے ست اما نصیبے دام ما نیست" (یہ بلند پرواز شاہین ہے مگر افسوس میری قسمت میں نہیں)۔ آپ ہی کے ایما و اشارے پر حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی علیہ الرحمہ کے کاشانۂ ولایت پر حاضر ہوئے۔ جب خواجہ فردوسی کی عرفانی نظر آپ پر پڑی تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، دل دہل گیا، خواجہ فردوسی نے فرمایا: "در دہن برگ، و دستار برگ، و گفتار ایں کہ من ہم شیخم" (منہ میں پان، پگڑی میں پان اور دعویٰ یہ کہ میں بھی شیخ ہوں) آپ نے فوراً پان پھینک دیا اور باادب کھڑے ہو گئے، پھر خواجہ فردوسی نے فرمایا: میں برسوں سے تمھارا منتظر تھا کہ امانت تمھارے سپرد کر دوں، پھر آپ

کو سلسلۂ ارادت میں داخل فرما کر وہ خلافت نامہ جسے بارہ برس قبل بہ حکم رسول اعظم ﷺ تحریر فرمایا تھا، عنایت فرمایا اور واپسی کا حکم دیا۔ آپ نے بارگاہ مرشد میں عرض کی: حضور! تعلیم و تربیت کے بغیر رخصت فرمارہے ہیں؟ تو خواجہ فردوسی نے فرمایا: تمھاری تعلیم خود بارگاہ رسالت ﷺ سے ہو گی، واپس لوٹ جاؤ اور اپنے کام مین مشغول ہو جاؤ۔ بادل ناخواستہ بہ حکم مرشد منیر شریف کے لیے رخت سفر باندھا۔ راستے میں خبر ملی کہ خواجہ فردوسی کا وصال ہو گیا۔ شرکت کا ارادہ کیا مگر ممانعت مرشد سد راہ بنی، لٰہذا سفر جاری رکھا۔(15)

اس کا تذکرہ پاؤل جیکسن نے یوں کیا ہے:

He set out for Delhi in search a spiritual guide, probably during the late 1280.

It was in Delhi than he met a number of sufi masters including the renowned example of his age Khwaja Nizamuddin Auliya But (Makhdoom e Jahan) Sharfuddin did not become his disciple nor the disciple of any other sufi master. Finally, as he was about to return to Bihar disappointed. His brother managed to persuade him to visit yet one more Guide the little known as (Khwaja) Najeebuddin Firdausi. An immediate over powering attraction drew the two men to one another and (Makhdoom e Jahan) Sharfuddin

(Yahya Maneri) became the disciple of (Khwaja) Najeebuddin (Firdausi). (16)

ترجمہ: غالباً 1280ء کے اخیر میں آپ روحانی پیشوا کی تلاش میں دہلی گئے، وہاں آپ نے وقت کے مشہور بزرگ حضرت نظام الدین اولیا دہلوی اور بے شمار اولیا و مشائخ سے ملاقات کی، لیکن ان میں سے کسی سے مرید نہ ہوئے۔ آپ مایوس ہو کر بہار لوٹنے ہی والے تھے کہ آپ کی ملاقات خواجہ نجیب الدین فردوسی سے ہوئی۔ چناں چہ آپ خواجہ نجیب الدین فردوسی سے مرید ہو گئے۔

عبادت وریاضت

آپ علیہ الرحمہ بارہ برس تک "بہیا" کے جنگل میں اور تیس سال تک "راج گیر" کے صحرا و بیابان میں مشغول عبادت رہے۔ چناں چہ دہلی سے

واپسی پر دوران سفر جب صوبہ بہار، ضلع بھوج پور کے گاؤں بہیا پہنچے تو عجیب کیفیت طاری ہو گئیاور بہیا کے خوف ناک جنگل میں گم ہو گئے۔ برادر اکبر مخدوم جلیل الدین کی تلاش بسیار کے باوجود نہ ملے تو آخر کار آپ وصیت نامہ اور خلافت نامہ لے کر والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ سنایا۔ (17)

ادھر مخدوم جہاں قدس سرہ مشغول ریاضت ومجاہدہ تھے کہ جگ دیش پور کا راجا ایک دن وہاں سے گذرا، آپ کو دیکھا کہ درخت پر ہاتھ رکھ کر عالم حیرت میں کھڑے ہیں، پورا بدن ساکت اور خشک ہے، جس پر چیونٹیاں رینگ رہی ہیں اور حلق وناک میں داخل ہو رہی ہیں۔اس نے مردہ گمان کیا مگر ناک پر ہاتھ رکھ کر تمیز کی تو سانس چل رہی تھی،اپنے گھر لایااور خاطر کواہ تیارداری کی، جب افاقہ ہوا تو رخصت ہونے لگے۔راجا مانع ہوا، مگر آپ رکنے کو تیار نہ ہوئے تو مجبوراً گھر پہنچانے کے لیے ساتھ چلا۔ ہر منزل پر ممانعت کے باوجود منیر شریف تک پہنچانے پر مصر تھا، جب موضع "سرودہ" میں پہنچے تو فرمایا: اب چلے

جاؤ یہاں سے میرے فرزندوں کا حق ہے۔ مجبوراً واپس ہوا، جہاں تک آپ کے ہم راہ آیا تھا، آپ کی برکت سے وہاں تک اس کی جاگیرداری ہو گئی۔(18)

آپ بارہ برس تک بہیا کے جنگل میں سخت خدا طلبی کی زندگی گذار کر راج گیر کے جنگل ہیں منتقل ہوئے اور وہاں تیس سال تک مشغول ریاضت و مجاہدہ رہے۔ اسی جنگل میں براہ راست بارگاہ معلم کائنات ﷺ سے آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ یہ وہ عظیم الشان صفت ہے جو آپ کو دیگر اولیاو مشائخ سے ممتاز و منفرد کرنے کے لیے کافی ووافی ہے۔(19)

(ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

آپ کی عبادت و ریاضت کے متعلق پاؤل جیکسن نے لکھا ہے:

On his way back to Maner Sharif (Makhdoom e Jahan) Sharfuddin (Yahya Maneri) disappeard into the forest of

"Bihia" and from there went to the "Rajgir" hills. (20)

ترجمہ: منیر شریف آتے وقت مخدوم جہاں "بہیا" کے جنگل میں (بغرض عبادت) روپوش ہو گئے، پھر وہاں سے کوہ راج گیر کی طرف منتقل ہو گئے۔

آپ کی حیات مبارکہ کا وہ حصہ جو بہیا اور راج گیر کے جنگل مین گذرا بیالیس سال ہے اور اس عرصے کی حقیقت و کیفیت کما حقہ بیان کرنے سے ہر مورخ قاصر و عاجز ہے، مگر جو کچھ خود مخدوم جہاں نے بیان فرمایا ان میں سے چند احوال و کوائف ملاحظہ فرمائیں:

مولانا مظفر بلخی (م:788ھ) نے عرض کی: حضور آپ جنگلوں مین کیا تناول فرماتے تھے؟ فرمایا: بہ قدر ضرورت گھاس اور پتیاں کھالیتا تھا۔ راج گیر کے جنگل میں میری خاص غذا صرف درخت کی پتیاں تھیں۔(21)

قاضی زاہد نے پوچھا: آپ کو کیا ذوق حاصل ہوا؟ فرمایا: جب میں راج گیر کے جنگل مین تھا، ایک گوشالے کی طرف گذرا، گائیں اچھی لگیں، چرواہا سو رہا تھا اور گائیں بھی چر رہی تھیں، ہندو عورتیں گوبر لینے آئیں، ان میں سے ایک ڈائن تھی، جس کے سحر سے ایک گاے تڑپنے لگی، چرواہے نے مجھے ساحر سمجھا اور غصے سے ایک لاٹھی میرے سر پر دے ماری۔ مجھے عجیب ذوق حاصل ہوا کیوں کہ میرا نفس کچلا گیا تھا۔(22)

کوہ راج گیر کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مین کسی مباح چیز کی تلاش میں نکلا، دامن کوہ میں ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، قریب پہنچ کر التوفیق شیء عظیم کہا۔ اس نے کھانے کی اجازت دے دی، بہ قدر ضرورت لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ اس کے اصحاب مجھے دیکھ کر جھڑکنے لگے کہ تمھیں شرم نہیں آتی؟ ایسے کے ساتھ کھانا کھاتے ہو؟ مجھے بڑا مزہ آیا۔ پہاڑ پر چڑھا اور تین دن اس اسی خوشی میں وجد کرتا رہا کہ میرے نفس پر ملامت کی گئی۔(23)

رشدوہدایت

راج گیر کے جنگل میں مجاہدے کے دوران رفتہ رفتہ آپ کی شہرت ہو گئی اور خلق خدا جان خطرے مین ڈال کر خدمت کا شرف حاصل کرنے لگی۔ جس مین محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا دہلوی علیہ الرحمہ کے خلیفہ مولانا نظام الدین علیہ الرحمہ اور ان کے مریدین خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مخدوم جہاں نے لوگوں کی بے لوث عقیدت و محبت دیکھ کر فرمایا: جان خطرے ڈال کر اس خطرناک جنگل میں نہ آیا کرو، میں خود ہی ہر جمعہ کو بہار شریف آجایا کروں گا۔ چناں چہ مخدوم جہاں خود ہی ہر جمعہ کو بہار شریف آجایا کرتے اور نماز جمعہ پڑھ کر مشتاقان زیارت کو شربت دیدار پلا کر واپس جنگل چلے جاتے۔ ایک مدت تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ بعد میں مولانا نظام الدین نے ایک جھونپڑی بنوائی، جہاں آج مخدوم جہاں کی خانقاہ ہے۔ آپ بعد نماز جمعہ قیام فرماتے، عقیدت کیشوں اور ارادت مندوں کی بھیڑ لگی رہتی، کچھ عرصے بعد مولانا نظام الدین نے اس جھونپڑی کو پختہ کروایا اور مستقل اقامت کی درخواست کی۔

بالآخر مریدین و معتقدین کے اصرار پر راضی ہو گئے اور بہار شریف میں ہمیشہ رہنے لگے۔(24)

پاؤل جیکسن نے اس بارے میں یوں لکھا ہے:

Many years later he was coaxed to come to the Friday prayer in Bihar Sharif. About twelve miles away and after much coaxing, he was finally persuaded to take up recidance there. (25)

ترجمہ: کئی سال بعد آپ کے مریدین نے جمعہ کی نماز کے لیے تقریباً بارہ میل دور بہار شریف آنے پر اصرار کیا۔ کافی اصرار کے بعد آخر کار وہاں جانے کے لیے تیار ہو گئے۔

جب آپ کی شہرہ آفاق عظمت و رفعت کا سراغ شہنشاہ ہند سلطان محمد تغلق کو لگا تو اس نے بہار کے گورنر کو حکم دیا کہ وہ حضرت کے لیے ایک خانقاہ تعمیر کرادے، پرگنہ راج گیر کو ان کی نذر کر دے اور وظیفے کا سامان فراہم کر دے۔ صوبہ بہار میں یہ پہلی خانقاہ ہے جسے بادشاہ وقت نے مخدوم جہاں کے لیے تعمیر کروایا۔ آپ نے سلطان کی اس پیش کش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ گورنر نے عاجزی سے التجا کی: حضور اگر شاہی نذر و وظیفے کو شرف قبولیت سے نہ نوازا گیا تو بادشاہ اسے میری کوتاہی سمجھے گا، پھر نہ جانے میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ گورنر کی خیر و عافیت کے لیے قبول تو کر لیا لیکن کچھ عرصے بعد سلطان محمد تغلق کی وفات ہو گئی اور سلطان فیروز تغلق اس کا جانشیں ہوا تو مخدوم جہاں نے دہلی جا کر راج گیر کے فرمان و دستاویزات واپس کر دیے اور فرمایا: یہ ہم فقیروں کی روش کے خلاف ہے۔(26)

آپ نے باون (52) برس تک خانقاہ معظم کے سجادہ کو زینت بخش کر عالمی پیمانے پر رشد و ہدایت، بیعت و ارادت، ولایت و کرامت اور تصنیفات و

تالیفات کی شمع روشن رکھی۔ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔(27)

تصنیف وتالیف

آپ کی تصنیفات و تالیفات پچیس سو (2500) سے زائد ہیں۔ بڑی بڑی کتابوں پر آپ کے شروح وحواشی بہ زبان عربی وفارسی ملک عرب وشام میں موجود ہیں اور اور ملفوظات بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ کے علم کی کوئی حد نہ تھی۔آپ کے مکتوبات وملفوظات میں درج ذیل کتب کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہے:

مکتوبات صدی، مکتوبات دوصدی، مکتوبات بست وہشت، ملفوظات زاد راہ، ملفوظات صغر، آداب المریدین (عربی شرح)، مونس المریدین، فوائد المریدین، ارشاد السالکین، ارشاد الطالبین، لطائف معانی، معدن المعانی، مغز المعانی، کنز المعانی، رسائل مکیہ، رسائل اجوبہ، رسائل وجودیہ، رسائل وصول

الی اللہ، فوائد رکنی، فوائد غیبی، تحفۂ غیبی، گنج لایفنی، رئیس العشاق، سبیل الرشاد، اسباب النجات، راحت القلوب، براءۃ المحققین، اشارات شرفی، ذکر فردوسی، اوراد خورد، اور خوان پر نعمت وغیرہ۔(28)

احقاق حق وابطال باطل

آپ نے جہاں احقاق حق کے لیے دلائل و براہین کے انبار لگائے ہیں، وہیں ابطال باطل کا فریضہ بھی بہ حسن و خوبی انجام دیا ہے۔ چناں چہ آپ نے تمام مختلف فیہ عقائد و مسائل میں جماعت اہل سنت کے عقائد و معمولات کی حقانیت کو اجاگر فرمایا ہے اور بقیہ کی تردید شدید کہیں نام بنام تو کہیں کنایۃً فرمائی ہے۔ آج بھی آپ کی تحریروں سے موجودہ اکثر مذاہب باطلہ مثلاً اہل قرآن، و غیر مقلدین، خوارج و روافض، نجدیہ وندویہ، اور وہابیہ ودیابنہ وغیرہم کی تردید ہوتی ہے۔ اس دعوے کی دلیل دلیل آپ کی کتابوں سے خوب ظاہر و باہر ہے۔ مثلاً رسول اعظم ﷺ بہ حیثیت مختار کل، رسول اعظم ﷺ بہ حیثیت

شفیع اعظم، رسول اعظم ﷺ بہ حیثیت مطاع اعظم، رسول اعظم ﷺ منزہ عن العیوب، تقلید کی اہمیت، مشائخ سے توسل، معراج مع الجسد والروح، مناقب خلفاے اربعہ، عرس کا جواز اور سنت صدیقی، مزارات پر حاضری، مزار پر پھول کے فوائد اور فاتحہ خوانی وغیرہ ان جیسے بہت سارے مختلف فیہ عقائد و مسائل کو صدیوں پہلے مخدوم جہاں نے حق ثابت فرما کر آج کے تمام باطل فرقوں کے لیے موت کا سامان فراہم فرمادیا ہے۔(29)

ہم عصر مشائخ

آپ کے معاصر علما و مشائخ کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ان میں سے چند ممتاز اہل فضو کمال کے اسماے گرامی درج ذیل ہیں:

حضرت امام یافعی علیہ الرحمہ، مکہ مکرمہ (م:768ھ)

حضرت امیر کلائی علی الرحمہ، شام

حضرت بہاءالدین نقش بند علیہ الرحمہ، بخارا(م:791ھ)

حضرت صفی موسیٰ علیہ الرحمہ، ایران(م:735ھ)

حضرت امجد موسیٰ علیہ الرحمہ، ہمدان

حضرت وحی الدین علیہ الرحمہ، اصفہان

حضرت علاءالدین علیہ الرحمہ، سمنان

حضرت جلال الدین بخاری علیہ الرحمہ، سیوستان(م:785ھ)

حضرت سلمان ساؤجی علیہ الرحمہ، ساؤج

حضرت راجو قتال علیہ الرحمہ، راجوہ

حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمہ، دہلی(م:757ھ)

حضرت علی ہمدانی علیہ الرحمہ، کشمیر(م:786ھ)

حضرت سراج الدین اخی علیہ الرحمہ، پنڈوا (م: 758ھ)

حضرت احمد چرم پوش علیہ الرحمہ، بہار (م: 776ھ)۔(30)

وصال پر ملال

علم و تحقیق اور رشد و ہدایت کا یہ آفتاب عالم تاب 6 شوال المکرم 782ھ / 2 جنوری 1381ء شب جمعرات ایک سو اکیس سال کی عمر میں خانقاہ معظم بہار شریف میں بعد نماز مغرب غروب ہو گیا۔ درج ذیل اشعار قبل وصال آپ کے زبان زد تھے۔

جی مگن میں ہے کہ آئی ہیں سہانی رتیاں

جن کے کارن تھے بہت دن سے بنائی گتیاں

شرفا گور ڈراؤنی نس اندھیاری رات

واں نہ کوئی پوچھے کہ ہے کون توہاری جات

آپ کے وصال کا تذکرہ پاؤل جیکسن نے یوں کیا ہے:

The saint (Makhdoom e Jahan) continued to live in Bihar Sharif until his death on Wednesday evening January 2, 1381. (31)

ترجمہ: پھر آپ مسلسل بہار شریف میں رہنے لگے، یہاں تک کہ 2 جنوری 1381ء میں بدھ کی شام کو دنیا سے رحلت فرما گئے۔

آپ کی نماز جنازہ وصیت کے مطابق محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ (708ھ – 808ھ) نے پڑھائی اور چند روز مزار مبارک پر چلہ کش ہو کر بے انتہا فیوض و برکات حاصل کر کے یہ کہتے ہوئے رخت سفر باندھا

دلا! ہر گز نہ یابی در جہاں ہم چو شرف پیرے

کہ مالا مال زو شد سید اشرف جہاں گیرے(32)

آپ کا مزار پر انوار صوبہ بہار ضلع نالندہ کے قصبہ بہار شریف میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا عرس سراپا قدس 6،5،4 شوال المکرم کو انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔

حوالہ جات

(1)آثار منیر، ص1، از :علامہ مراد اللہ منیری، مطبوعہ :خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ایڈیشن 2010

(2)مصدر سابق۔

(3) Sharfuddin Maneri, The Hundred Letters, P:1, Writer: Dr. Paul Jackson,

Publisher: Khuda Bakhsh Oriental Public Library, Patna, Edition: 2002

(4)تذکرہ شعرائے منیر شریف، ص9، از :علامہ مراد اللہ منیری، مطبوعہ :پاٹلی پُترا لیتھو پریس، دریاپور، پٹنہ، ایڈیشن1998 :

(5)حالات فخر زماں شہاب الدین پیر جگ جوت عظیم آبادی، از : علامہ فرید الحق عمادی، مطبوعہ :ادارۂ رشیدیہ، خانقاہ عمادیہ منگل تالاب، پٹنہ سیٹی، ایڈیشن2009

(6) The Hundred Letters, P:1

(7)تجلیاتِ شرف، ص34، از :مولانا علی اعظم قادری، مطبوعہ رضوی کتاب گھر، دہلی ایڈیشن : 2010 مخدوم جہاں اولیاء اللہ کی نظر میں، ص8، از :علامہ رمضان حیدر فردوسی، مطبوعہ :خانقاہ فردوسیہ بانکا، بہار، غیر مورخ

(8) The Hundred Letters, P:1

(9)الشرف، ص10، از :ڈاکٹر طیب ایرانی / تجلیات شرف ص : 26,مخدوم جہاں، ص8,9، آثار منیر، ص31، تذکرہ شعراے منیر شریف، ص19، (ملخصاً)

(10)تجلیات شرف، ص38-36، مخدوم جہاں، ص10، آثار منیر، ص 31 ، تذکرہ شعراے منیر شریف ، ص 11 (ملخصاً)

(11)The Hundred Letters, P.2

(12)تجلیات شرف، ص37، مخدوم جہاں، ص11، آثار منیر، ص 31، تذکرہ شعراے منیر شریف ، ص 31 (ملخصاً)

(13)The Hundred Letters, P.2

(14)تجلیات شرف، ص40، مخدوم جہاں، ص11، آثار منیر، ص 32، تذکرہ شعراے منیر شریف ، ص 30 (ملخصاً)

(15)تجلیات شرف، ص44-14، مخدوم جہاں، ص11,12، آثار منیر، ص 32 ، تذکرہ شعراے منیر شریف ، ص30 (ملخصاً)

(16)The Hundred Letters, P.2

(17)تجلیات شرف، ص50، مخدوم جہاں، ص13، آثار منیر، ص 32، تذکرہ شعراے منیر شریف ، ص 31 (ملخصاً)

(18)تجلیات شرف، ص50، مخدوم جہاں، ص13، (ملخصاً)

(19)تجلیات شرف، ص50، مخدوم جہاں، ص13، آثار منیر، ص 32، تذکرہ شعراے منیر شریف ، ص 31 (ملخصاً)

(20)The Hundred Letters, P.2

(21)مونس القلوب ، ص 93 ، از مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ، تجلیات شرف، ص 61 ، مخدوم جہاں ، ص 14 ، (ملخصاً)

(22)مونس القلوب ، ص 94 ، تجلیات شرف ، ص 64 ، مخدوم جہاں ، ص 14 (ملخصاً)

(23)الشرف ، ص 51 ، تجلیات شرف ، ص 64,65 ، مخدوم جہاں ، ص14 : (ملخصاً)

(24)تجلیات شرف ، ص 15 ، مخدوم جہاں ، ص 15-14 ، (ملخصاً)

(25)The Hundred Letters, P.2

(26)جادۂ عرفان ، ص 147 ، از : ڈاکٹر طیب ایرانی / تجلیات شرف ، ص 52 ، مخدوم جہاں ، ص 15 (ملخصاً)

(27)مخدوم جہاں اولیاء اللہ کی نظر میں ، ص 16 (ملخصاً)

(28)تجلیات شرف ، ص 126-134 ، مخدوم جہاں ، ص 16 (ملخصاً)

(29)مخدوم جہاں اولیاء اللہ کی نظر میں ، ص 17, 18 (ملخصاً)

(30)مخدوم جہاں اولیاء اللہ کی نظر میں ، ص 17, 18 (ملخصاً)

(31)The Hundred Letters, P.2

(32)تجلیات شرف ، ص 112 ، مخدوم جہاں ، ص 21 (ملخصاً)

مولانا ناصر منیری کی مطبوعہ / غیر مطبوعہ اردو/ہندی کتابیں

تعلیم اسلامی، تہذیب اسلامی، تقریب اسلامی، حقوق اسلامی، معمولات اسلامی، معتقدات اسلامی۔

بارہویں تاریخ، سائنسی تاریخ، منیری تاریخ، ہندستانی تاریخ، اسلامی تاریخ۔

بیان شہادت، بیان میلاد، بیان معراج، بیانِ ماہِ آقا، بیانِ ماہِ قرآں، بیانِ عیدِ رمضاں، بیانِ عیدِ قرباں۔

فضائل نماز، فضائل روزہ، فضائل زکات، فضائل حج، فضائل تراویح۔

دعاے منیری، کلام منیری، سلام منیری، مناجات منیری، کلیات منیری۔

تذکرہ مخدوم جہاں، تذکرہ والدِ مخدومِ جہاں، تذکرہ استاذِ مخدوم جہاں، تذکرہ مرشدِ مخدومِ جہاں، تذکرہ عثمان ہرونی، تذکرہ وارث پاک، تذکرہ صابر کلیری، تذکرہ محبوب الٰہی۔

آدابِ والدین، آدابِ گفتگو، آداب طعام۔

آفاتِ لسان۔ آفاتِ شراب، آفاتِ سود۔

منفعتِ تقویٰ، منفعتِ سخا، منفعتِ نیت۔

مذمت ریا، مذمت ظن، مذمت غیبت، مذمت بخل، مذمت غنا، مذمت دنیا۔

نوٹ: ان سے بعض مطبوعہ ہیں، بعض غیر مطبوعہ اور بعض زیر ترتیب ہیں۔
بعض اردو اور ہندی دونوں میں دست یاب ہیں بعض صرف اردو میں۔

انھیں حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبر و پتے پر رابطہ کریں:

Cell: +91-9654812767, 7499340533

Email: nasirmaneri92@gmail.com